اسلام دشمنی کی تحریک

پسِ منظر......پیش منظر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

مغربی استعمار نے تجارت کے نام پر ہندوستان پر قبضہ کیا، یہاں کے مسلم حکمرانوں کو تہہ تیغ کیا، علمائے کرام کو سولی پر لٹکایا، محبِ دین عوام کو گاجر مولی کی طرح کاٹا، استعمار کے اس ظلم و جور کے سامنے بند باندھنے کے لئے بچے کھچے علمائے کرام نے استخلاصِ وطن کی تحریک چلائی، مخلص و مسلم عوام نے ساتھ دیا، نتیجتاً اس غاصب اور جابر استعمار کو یہاں سے بوریا بستر گول کرکے بھاگنا پڑا۔

مسلمانوں کی اس جدوجہد آزادی کے نتیجے میں نوزائدہ ملک پاکستان وجود میں آیا، پاکستان بننے کے کچھ عرصہ بعد یہاں کے اقتدار اور مناصب پر ہواء وہوس کے بیماروں اور مال وزر کے پجاریوں نے قبضہ جمالیا، انہوں نے اپنے اقتدار کو طول دینے اور حرص وطمع کی آگ بجھانے کے لئے انگریز کی غلامی کو قبول کیا اور اس مملکت خداداد پاکستان کی خودداری وخودمختاری کو اپنے ان آقاؤں کے پاس گروی رکھ دیا۔

جس طرح انگریز اپنے ایجنڈے اور خواہشات کی تکمیل میں مسلمانوں خصوصاً علماء کرام کو حارج اور اپنی راہ کا بھاری پتھر سمجھتا تھا، اسی طرح اقتدار کے بھکاریوں نے بھی مسجد و مدرسہ، محبِ دین ومحبِ وطن علماء، طلبا اور دین دار مسلمانوں کو اپنے آقاؤں کے ناپاک عزائم اور غلیظ پالیسیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنی راہ میں حائل اور رکاوٹ سمجھا۔

اس لئے انہوں نے ایک طرف تو اس ملا، مولوی سے جان چھڑانے کے لئے دہلی سیکٹریٹ اور پاکستان بننے کے بعد کراچی سیکٹریٹ میں ملازمت کرنے والے انگریز کے ساختہ وپرداختہ مسٹر غلام احمد پرویز کو دریافت کیا، جس نے کہا:

''قرآن کریم میں جہاں اللہ ورسول کا ذکر آیا ہے، اس سے مراد ''مرکزِ نظام

حکومت ہے''۔ (معارف القرآن، ج:۴،ص:۶۲۳)

اور جس نے کہا:

''جب تک دین کی باگ مولوی کے ہاتھ میں ہے، صدقات نکلتے رہیں گے، زکوٰۃ دی جاتی رہے گی، قربانیاں ہوتی رہیں گی، لوگ حج بھی کرتے رہیں گے اور قوم بدستور بے گھر، بے در، بھوکی ننگی اسلام کے ماتھے پر کلنک کے ٹیکے کا موجب بنی رہے گی''۔ (قرآنی فیصلے،ص:۵۲ بحوالہ شخصیات وتاثرات،ص:۶۴)

اس کے بعد اس گروہ نے ایک نیا راستہ اختیار کیا، کراچی میں ایک ''مرکزی ادارہ تحقیقاتِ اسلامی'' قائم کیا اور اس کے لئے کج رو اور کج ذہن ملاحدہ کی اکثریت کو بھرتی کیا، جس کی سربراہی کے لئے میکگل یونیورسٹی کے ایک مستشرق ڈاکٹر فضل الرحمن کو امریکہ سے درآمد کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب کو''ادارہ تحقیقاتِ اسلامی'' کے ذریعہ کیا کام تفویض کیا گیا تھا؟ اس کو سمجھنے کے لئے حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ کے ایک مکتوب (جو انہوں نے ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ کو حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی قدس سرہ کی خدمت میں ارسال کیا تھا) کا حوالہ دینا ضروری ہوگا، موصوف لکھتے ہیں:

''کئی سال ہوئے، ایک بہت بڑے مسلمان سرکاری عہدے دار نے (جو غالباً ''سر'' کا خطاب بھی رکھتے ہیں) مجھ سے دورانِ گفتگو میں کہا تھا کہ آپ لوگ اور آپ کے یہ مذہبی گھروندے (مدرسے اور خانقاہیں) صرف اس لئے ہندوستان (متحدہ ہندوستان) میں باقی ہیں کہ انگریزی حکومت کی پالیسی ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے، جس دن یہ پالیسی ہمارے ہاتھ میں آجائے گی، ہم آپ لوگوں اور آپ کے ان اڈوں کو ختم کردیں گے اور ''مداخلت فی الدین'' کے نعروں سے آپ عوام میں جو ہیجان انگریز یا ہندو کے خلاف پیدا کردیتے ہیں، ہمارے خلاف پیدا نہیں کرسکیں گے، ہم جو کچھ کریں گے مسلمان قوم کو ساتھ لے کر کریں گے اور رائے عامہ کو اتنا زیادہ تیار کریں گے کہ وہ آپ لوگوں کو اپنے مفاد کا دشمن اور قابل قتل سمجھنے لگیں گے، جیسا کہ ٹرکی میں ہو چکا ہے''۔ (انوارِ عثمانی،ص:۱۵۲)

یعنی اس ادارہ کا مقصد اسلام اور حاملانِ اسلام کے خلاف مسلمانوں کے ذہن تیار کرنا، عوام کی ذہنیت کو اس سطح پر لے آنا کہ وہ اسلام اور علمائے اسلام کو اپنے مفاد کا دشمن اور قابل قتل سمجھنے لگیں۔ دین اسلام کے چہرے کو مسخ کرنے اور اس کا حلیہ بگاڑنے کے لئے مسلمانوں کے اسلام کو ''روایتی اسلام، فرسودہ اسلام، جامد اسلام'' جیسی اصطلاحات سے تعبیر کیا گیا۔ ذخیرۂ احادیث کو قرون وسطیٰ کی پیداوار بتایا گیا، اسلامی شریعت کا ماٴخذ رومن قانون کو بتایا گیا، قرآن کریم کو پیغمبر کے اندرونی احساسات کی آواز ٹھہرایا گیا، سود اور شراب کو حلال قرار دیا گیا۔

دوسری طرف اس گروہ نے علماء کرام اور دین دار عوام کی تحقیر وتوہین کو اپنا وطیرہ بنالیا اور ایک عرصہ تک ظاہراً یہ رٹ لگائی گئی کہ ہم تو ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا چاہتے ہیں، لیکن یہ ملا اور مولوی ہماری ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں اور اندرونِ خانہ دین دار عوام اور علماء کرام کو مٹانے کے منصوبے بنائے گئے۔

اس کے لئے انہوں نے اللہ کے دشمنوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں، ملحدوں اور دین بیزار لوگوں کو اہم حکومتی مناصب پیش کئے، جس کی بنا پر ملکِ عزیز پاکستان آج تک اپنے اس مقصدِ وجود کو نہ پا سکا، جس کے لئے وہ بنایا گیا۔ اس گروہ نے ۱۹۵۳ء میں دس ہزار مسلمانوں کا خون بہایا، اکابر علمائے امت کو جیلوں میں ٹھونسا، ۱۹۷۴ء میں غنڈہ گردی کا مظاہرہ کیا، تحریک نظام مصطفیٰ کی پاداش میں علمائے کرام کو برف کی سلیوں پر لٹایا، ان پر وحشیانہ تشدد کیا گیا، ان کے مدارس اور مساجد کو بند کرنے اور حکومتی تحویل میں لینے کے منصوبے بنائے گئے۔

ماضی قریب میں اس گروہ کا ایک نمائندہ جب پاکستان کی کرسی صدارت پر قابض ہوا تو اس نے کہا:

> ''اسلام امن، روشن خیالی اور محبت کا مذہب ہے، مسلمانوں میں یہ شعور ہونا چاہئے کہ اسلام کو خود سمجھیں، نہ کہ ہم اسلام کو مولوی صاحبان کے حوالے کردیں، اور خود الگ ہوکر بیٹھ جائیں، کوئی بھی مولوی یا باریش شخص مسجد میں کھڑے ہوکر جو مرضی بکواس کرے، غلط سلط کہتا رہے، ہم اسے کچھ نہیں کہتے، اس لئے غیر منطقی اور فضول باتیں کہنے کا سلسلہ بڑھتا جارہا ہے، ہم میں جرأت ہونا چاہئے، اگر کوئی عقل کی بات نہیں کرتا تو اسے ٹوکنا چاہئے، انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایسے لوگوں سے تعاون نہیں، بلکہ انہیں گرفتار کروانے کی ضرورت ہے......''۔ (روزنامہ جنگ کراچی ۲۱ نومبر ۲۰۰۳ء)

موصوف نے اسی پر بس نہیں کی، بلکہ اپنے آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے وانا آپریشن کرکے جہادی کیمپوں کا صفایا کیا، جہاد اور مجاہدین پر پابندی لگائی، دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی کے منصوبے بنائے، اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے نصاب سے آیات جہاد کا اخراج کیا، ماڈل دینی مدارس کو متعارف کرایا، حدود آرڈی نینس کو منسوخ کیا، پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کا خاتمہ کیا، اسکول کا تعلیمی نظام آغاخان بورڈ کو سپرد کیا۔

اس گروہ کے انہی عزائم کی تکمیل کے لئے ایک طرف الحاد وزندقہ کے نئے ایڈیشن جناب جاوید احمد غامدی اور زید حامد کی صورت میں سامنے لائے گئے، دوسری طرف مسجد، مدرسہ، مولوی، ملا اور دینی مدارس کے خلاف سمعی وبصری میڈیا پر خوب پروپیگنڈہ کیا گیا، اس کے ساتھ ساتھ عوام

الناس کو علماء سے متنفر کرنے کے لئے ٹی وی پر مباحثے اور مذاکرے کرائے گئے، وظیفہ خور اینکرز اور دین بیزار صحافیوں سے دینی معتقدات کے خلاف کالم سیاہ کرائے گئے، جس سے یہ تأثر ملے کہ علماء خود ایک مسئلہ پر متفق نہیں تو عوام الناس کو اتفاق اور اخلاقیات کا کیا درس دیں گے؟ یہی وجہ ہے کہ مسجد، مدرسہ اور دینی حلقوں سے دور اسکول، کالج اور یونیورسٹی کا ایک مخصوص طبقہ دین، اہل دین اور علمائے کرام سے دوری کی بنا پر بے دین، ملحدوں اور دین بیزار لوگوں کا شکار ہو رہا ہے۔

علماء کرام کے بارہ میں اس طبقے کی انہی ''ریمارکس''، ''سنہری ارشادات''، ان کے ''والہانہ کردار'' اور ''محبت بھرے'' تذکرہ کی بنا پر پورے ملک میں بالعموم اور کراچی میں بالخصوص دینی اداروں، دینی قیادت اور دین پسند لوگوں کے خلاف ایک فضا بنائی گئی، متعدد پاک و پاکیزہ نفوس اور دسیوں علمائے حق کے مقدس لہو سے زمین رنگین کی گئی، ان کو خاک وخون میں تڑپایا گیا، جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ مولانا محمد عبداللہؒ اسلام آباد، مولانا عبیداللہ چترالیؒ، مفتی محمد مجاہدؒ فیصل آباد، مولانا انیس الرحمٰن درخواستیؒ، مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ، مفتی عبدالسمیعؒ، شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا عنایت اللہؒ، مفتی محمد اقبالؒ، مولانا عبدالحمید عباسیؒ، مولانا اعظم طارقؒ، مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ، مفتی محمد جمیل خانؒ، مولانا نذیر احمد تونسویؒ، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ، جامعہ حفصہ اسلام آباد کی طالبات، مولانا غازی عبدالرشیدؒ، مولانا سعید احمد جلالپوریؒ، مولانا سعید احمد اخوند مردانیؒ، مولانا ارشاداللہ عباسیؒ، مولانا عبدالغفور ندیمؒ، مولانا علی شیر حیدریؒ، مولانا مفتی عتیق الرحمٰنؒ مولانا حسن جانؒ، مولانا نور محمدؒ آف وانا، مولانا نصیب خانؒ، مولانا سید محسن شاہؒ اور اب مولانا محمد اسلم شیخوپوریؒ کو راستے سے ہٹایا گیا، یہ چند شہداء کے نام نوکِ قلم پر آ گئے، جنہیں اسلامی زندگی اپنانے اور دوسروں کو تعلیم وتعلم اور عبادات پر لگانے کی پاداش میں اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ''تمغۂ شہادت'' عطاء کیا گیا۔

کراچی کی حد تک تقریباً تمام معروف مدارس دہشت گردی اور علماء کشی کا شکار ہو چکے ہیں، ان میں جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی، جامعہ اشرف المدارس گلشن اقبال، جامعہ بنوریہ سائٹ ایریا، جامعہ دارالخیر گلستان جوہر، جامعہ رحمانیہ بفرزون، دارالعلوم حنفیہ اورنگی ٹاؤن، جامعۃ الرشید احسن آباد، جامعہ انوار القرآن، اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرفہرست ہیں۔

مولانا اسلم شیخوپوری شہیدؒ جو دونوں پاؤں سے معذور تھا، چلنے پھرنے سے عاجز تھا، کسی سہارے کے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچنے سے لاچار تھا، جس کا دل امتِ مسلمہ کے لئے تڑپتا اور دھڑکتا تھا، انہیں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے روشناس کراتا تھا، کیا اس کا یہی قصور تھا کہ وہ اللہ کی مخلوق کو اللہ

کا قرآن کیوں سناتا ہے؟ دین دشمنوں کو کیوں للکارتا ہے؟ امت مسلمہ کو ان کے زوال کے نقصانات کیوں بتلاتا ہے؟ انہیں ایمانی غیرت وحمیت اور آزادی وحریت کا درس کیوں دیتا ہے؟ اسی لئے اسے راستہ سے ہٹایا گیا۔ اسی طرح اسی سالہ بوڑھا بزرگ مولانا سید محسن شاہ شہیدؒ جس نے ساری زندگی ’’قال اللّٰہ وقال الرسول ‘‘ کہتے گزاری، اسے عین تہجد کے وقت خنجر جیسے تیز دھار آلہ سے ذبح کیا گیا، یہ کس کے ایجنڈے کی تکمیل کی جارہی ہے اور کن آقاؤں کی خدمت گزاری کی جارہی ہے؟ افسوس ہے آج کے حکمرانوں پر اور افسوس ہے مغرب کے ایجنڈے کی تکمیل کرنے والوں پر۔

....

روس کی شکست کے بعد نیٹو کے سیکرٹری جنرل javie solana سے جب یہ سوال کیا گیا کہ اب نیٹو کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ تو اس نے کہا کہ: ’’اب نیٹو کا ہدف اسلام ہے‘‘ یہی وجہ ہے کہ پہلے ایران، عراق جنگ کرائی گئی، اس کے بعد کویت پر حملے کے لئے عراق کو تھپکی دی گئی، پھر عالمی جھوٹ کی بنا پر عراق کی اینٹ سے اینٹ بجادی گئی، اس کے بعد افغانستان پر حملہ کیا گیا۔ مصر، تیونس، لیبیا، شام کے ممالک میں سے کسی میں خانہ جنگی کرائی گئی تو کسی ملک کے سربراہ کو جلا وطن کرایا گیا۔ کسی کو پنجرے میں بند کرکے عدالتوں کے چکر لگوائے گئے تو کسی کے سربراہ کو سڑکوں، چوراہوں پر گھسیٹ گھسیٹ کر مروایا گیا اور اب پاکستان اور ایران کو آنکھیں دکھائی جارہی ہیں۔

نائن الیون کے مصنوعی ڈرامہ کے بعد امریکہ کے موجودہ صدر بارک اوباما نے کہا تھا کہ: ’’امریکہ پر دوبارہ ایسا حملہ ہوا تو خانہ کعبہ پر بمباری کرکے اسے تباہ کردیا جائے گا‘‘ اور اب یہ خبر آئی ہے کہ امریکی فوجی اکیڈمیوں کے نصاب میں اسلام کے خلاف عالمی جنگ کی تیاری کا سبق شامل کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ خود کو محفوظ رکھنے کے لئے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ کورس میں شریک افسران کو بتایا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کے خلاف مزاحمتی تحریک کا حصہ سمجھیں۔ مذہب اسلام کو اپنا دشمن تصور کریں۔ اور کہا گیا کہ امریکہ دنیا میں صرف مسلمان انتہا پسندوں سے نہیں، بلکہ اسلام سے حالت جنگ میں ہے۔ اور خبر میں ہے کہ یہ نصاب ان فوجیوں کو ۲۰۰۴ء سے پڑھایا جارہا ہے، اور سال میں پانچ مرتبہ اسے دہرایا جاتا ہے، تفصیل اس خبر میں پڑھ لیجئے:

> ’’واشنگٹن (امت نیوز/خبرایجنسیاں) امریکی فوجی اکیڈمیز میں مستقبل کے اعلیٰ افسران کو پورے عالم اسلام کے خلاف مکمل جنگ کی تعلیم دی جارہی ہے اور پڑھایا جارہا ہے کہ خود کو محفوظ رکھنے کے لئے تیسری عالمی جنگ شروع کرکے دنیا بھر کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ اسلام مخالف کورس میں ہمارے مقدس ترین مقامات مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ پر ایٹمی حملے اور ہلاکت خیز بمباری کی حکمت عملی کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ ورجینیا کے جوائنٹ فورسز اسٹاف کالج

سمیت امریکی فوج کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں اسلام سے نفرت پر مبنی نصاب پڑھانے کا انکشاف گزشتہ ماہ اپریل میں سامنے آیا تھا، مگر اس کی تفصیلات باہر نہیں آسکی تھیں۔ نئے انکشاف کے بعد امریکی افواج کے سربراہ مارٹن ڈیمپسی نے فوجی اداروں میں اسلام کے بارے میں پڑھائے جانے والے نصاب کی مذمت کی اور تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ اسلام مخالف کورس بنانے اور اس پر لیکچر دینے والے لیفٹننٹ کرنل میتھیو اے ڈولی کو معاملہ سامنے آنے کے بعد نصاب پڑھانے سے روک دیا گیا ہے، لیکن کوئی تادیبی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔ سارے معاملے کا انکشاف کرنے والی ایک امریکی ویب سائٹ کے مطابق اس کورس میں شرکت کرنے والے فوجی افسران اعلیٰ عہدوں اور اہم ذمہ داریوں پر کام کررہے ہیں، جن میں لیفٹننٹ کرنل کرنل، کمانڈر اور نیوی کے کیپٹن شامل ہیں۔ کورس ۲۰۰۴ء سے پڑھایا جارہا ہے اور سال میں ۵ مرتبہ دہرایا جاتا ہے۔ شریک افسران کو بتایا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کے خلاف ''مزاحمتی تحریک'' کا حصہ سمجھیں، اسلام میں اعتدال پسندی نام کی کوئی چیز نہیں اور وہ اس مذہب کو اپنا دشمن تصور کریں۔ انہیں یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ امریکہ دنیا میں صرف مسلمان انتہاپسندوں سے نہیں، بلکہ اسلام سے جنگ کی حالت میں ہے اور اگلے مرحلے میں یہ ممکن ہے کہ امریکہ مسلمانوں کے مقدس ترین مقامات مکہ اور مدینہ کو جوہری حملوں اور ہلاکت خیز بمباری کے ذریعہ تباہ کرادے، چاہے اس میں کتنی ہی اموات کیوں نہ ہوں، جیسا کہ دوسری جنگ عظیم میں ہیروشیما، ناگاساکی اور ڈریسڈن (جرمنی) کے ساتھ کیا گیا۔ کورس میں بتایا گیا کہ آج کے دور میں اسلامی انتہاپسندوں سے جو خطرات ہمیں درپیش ہیں، ایسے میں جنگی قوانین سے متعلق جنیوا کنونشن اور اس پر اقوام متحدہ کی توثیق کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہی ہے اور جہاں ضرورت پڑے سویلین آبادی کو بھی حملوں کا نشانہ بنایا جائے۔ لیفٹننٹ کرنل میتھیو اے ڈولی نے افسران کو پڑھایا کہ وقت آگیا ہے کہ امریکہ اپنا ہدف واضح کرلے، بربنظریہ کو مزید برداشت نہیں کیا جاسکتا، اسلام کو بدلنا ہوگا، ورنہ ہم خود اسے مٹا کر دم لیں گے۔ امریکی کرنل نے اسلام کے خلاف ۴ مراحل پر مبنی منصوبہ پیش کیا، جس کا تیسرا حصہ مسلمانوں کو دنیا سے مٹا کر ایک مختصر گروہ میں تبدیل کردینا اور سعودی عرب کو بھوک وافلاس کے بحران سے دوچار کرنا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع پنٹاگون نے اپنی فوجی اکیڈمیوں میں یہ کورس پڑھائے جانے کی تصدیق کی ہے۔ ترجمان کے مطابق چیئرمین جوائنٹ چیفس آف اسٹاف جنرل مارٹن ڈیمپسی نے امریکی فوجی افسران کے لئے اس اختیاری کورس کو قابل

اعتراض قرار دیا ہے اور کہا کہ یہ کورس امریکہ کی ان قدروں کے منافی ہے جو دوسرے مذاہب اور رسم ورواج کے احترام اور آزادی پر مبنی ہیں۔ امریکی میڈیا نے بتایا کہ جنرل ڈیمپسی نے اس کورس کو پڑھنے والے ایک فوجی کی اپریل کے اواخر میں کی گئی شکایت سامنے آنے کے بعد فوجی اسکولوں میں کسی مذہب سے متعلق پڑھائے جانے والے کورس کے حوالے سے مکمل تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ امریکی فوجی اکیڈمیوں میں فوجی افسران کے علاوہ سرکاری حکام کو بھی جنگی منصوبہ بندی کے کورسز میں اسلام دشمنی پر مبنی یہ تعلیم دی جاتی ہے، تاہم اب معاملہ سامنے آنے پر تحقیقات کی جارہی ہیں کہ اس کورس کو پڑھانے کی منظوری کیسے ملی؟ اور کیسے یہ نصابی کتب کا حصہ بنا؟ پینٹا گون کے مطابق اس حوالے سے مکمل رپورٹ رواں ماہ کے آخر تک سامنے آجائے گی۔ امریکی خبر ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق گزشتہ برس ایف بی آئی میں بھی ایسے ہی ایک اسلام مخالف کورس کو بند کردیا گیا تھا''۔ (روزنامہ امت، ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۲ مئی ۲۰۱۲ء)

جو لڑائی اور دشمنی نام نہاد بنیاد پرست، انتہاء پسند، تنگ نظر، دہشت گرد، ملا، مولوی، مسجد، مدرسہ، مجاہد سے شروع کی گئی تھی، اب وہ یہاں تک پہنچا دی گئی ہے کہ ہر کلمہ گو مسلمان ان کا دشمن، واجب القتل اور قابل گردن زدنی ہے اور اس دشمن سے نمٹنا اور اسے نیست ونابود کرنا ان صلیبیوں کا اولین مقصد ہے۔

اسی لئے امریکہ نے جب عراق پر حملہ کیا تھا تو اس وقت ''قلندر ہر چہ گوید، دیدہ گوید'' کے مصداق حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ نے بینات صفر ۱۴۲۴ھ مئی ۲۰۰۳ء کے اداریہ میں لکھا تھا کہ: ''امریکی ہدف صدام نہیں، بلکہ اسلام ہے'' ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگوں نے اس کو دیوانے کی بڑ سے زیادہ اہمیت نہ دی ہو، لیکن یہ حالیہ خبر حضرت شہیدؒ کے ہر اندیشے کو نہ صرف یہ کہ حرف بحرف ثابت کررہی ہے بلکہ اسلامی ممالک کے حکمرانوں کا منہ بھی چڑا رہی ہے۔

ہمارے خیال میں اب بھی وقت ہے کہ عالم اسلام کے حکمران اور قائدین تدبر وفراست کا ثبوت دیتے ہوئے اسلام، شعائر اسلام، مقامات مقدسہ، اسلامی اقدار اور مسلمانوں کے تحفظ کے لئے پالیسیاں وضع کریں اور ہمت جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے امریکہ کی کاسہ لیسی چھوڑ دیں، ورنہ امریکہ ان کا بھی وہی حشر کرائے گا جو عالم اسلام کے ماضی قریب کے حکمرانوں کا ہوا، **ولا فعل اللّٰہ ذلک**۔

عام مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ وہ توبہ واستغفار کریں، اپنے آپ کو دین اسلام کے ساتھ وابستہ رکھیں، اسلامی تعلیمات پر عمل کریں، آپس میں اتحاد واتفاق کا درس دیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی حفاظت کریں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اپنے وجود پر سجائیں، ان شاء اللہ! فتح اسلام اور مخلص مسلمانوں کی ہوگی۔

....

تشکر و امتنان

۲۷؍جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۰؍اپریل ۲۰۱۲ء بروز جمعہ کی خونی شام کو نمازِ مغرب سے کچھ دیر پہلے جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے ناظمِ تعلیمات، استاذ الحدیث، استاذ العلماء حضرت مولانا عطاء الرحمٰن اپنے سفر وحضر کے ساتھی مولانا محمد عرفان میمن اور اپنی بہن سمیت بھوجا ائیر لائن کے طیارہ کے حادثہ میں اسلام آباد ائیر پورٹ کے قریب بستی حسین آباد میں شہید ہوگئے تھے۔

اس الم ناک اور اذیت ناک حادثہ پر جامعہ کے فضلاء، جامعہ کے محبین، مخلصین، متعلقین اور حضرت مولانا مرحوم کے رفقاء، تلامذہ اور احباب نے جس خلوص و اخلاص کے ساتھ اس غم کو اپنا غم جانا اور دور دراز کا سفر طے کر کے حضرت مولانا شہیدؒ کے جنازہ میں شریک ہوئے، اسی طرح ان کے اعزہ واقرباء سے دلی ہمدردی کے اظہار اور تعزیت کے لئے وہاں پہنچے یا جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں تشریف لاکر یا ٹیلی فون اور خطوط کے ذریعے اکابرِ جامعہ و اساتذۂ جامعہ سے دلی غم کا اظہار اور تعزیت کی یا اب تک اظہارِ تعزیت کررہے ہیں۔

ان تمام محبین، متعلقین، علماء ومشائخ اور جملہ احباب کا جامعہ علومِ اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے رئیس حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب، نائب رئیس مولانا سید محمد سلیمان بنوری صاحب، نومنتخب ناظم تعلیمات جامعہ، اساتذۂ جامعہ، حضرت مولانا عطاء الرحمٰن شہیدؒ کے والد گرامی جناب مشفق الرحمٰن صاحب، مولانا کے برادران گرامی حضرت مولانا انعام اللہ صاحب، حضرت مولانا لطف الرحمٰن صاحب، جناب احمد الرحمٰن صاحب، مولانا حفظ الرحمٰن اور مولانا شہیدؒ کے صاحبزادگان مولانا مسیح الرحمٰن، مولانا فصیح الرحمٰن، حافظ جمیل الرحمٰن اور حافظ ملیح الرحمٰن، یہ سب حضرات تہِ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو دونوں جہانوں میں بہترین بدلہ اور جزائے خیر عطا فرمائیں اور ہم سب کو ناگہانی آفات وبلیات سے محفوظ فرمائیں۔

قارئینِ بینات اور جملہ احباب سے درخواست ہے کہ ان شہداء کے لئے ایصالِ ثواب کرتے رہیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائیں اور ان کو جنت الفردوس کا مکین بنائیں۔

نوٹ: چونکہ اس شمارہ میں مولانا عطاء الرحمٰن شہید رحمہ اللہ کے حالات پر مضامین اور دورانِ درس طلباء کی اصلاح کے لئے آپ کے ارشاد فرمودہ نصائح شاملِ اشاعت ہیں، اس لئے یہ شمارہ دو ماہ جب المرجب اور شعبان المعظم کا بدل تصور کیا جائے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ أٰلہ وصحبہ اجمعین